آقائے کائنات

قرآن کی روشنی میں

مُصنّف

خطیب مشرق حضرت علاّمہ مشتاق احمد نظامی

★

ناشر: احمد حسین قادری
اکسائز کسٹم انسپکٹر بمبئی
قیمت:- ایک روپیہ

امام ابو البرکات مجدد اعظم جناب اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی

قدس سرہ العزیز کا تعارف مختصر میں

علم و ادب کے ایک روشن آفتاب کی تعریف کرنا مجھ جیسے کم علم کا کام نہیں ہے۔ ذرۂ ناچیز فضل و کمال کی ان فلک بوس چوٹیوں کا اندازہ کیسے کر سکتا ہے؟ جن سے علم اور ادب کے چشمے پھوٹے ہیں۔ پانی کی ایک کم علم اور معمولی بوند علم و فضل کے عظیم سمندر پر اپنے خیالات کا اظہار کیسے کر سکتی ہے۔ جس سے علم اور فن کے بڑے بڑے سمندروں سے علمائے عرب و عجم خراج تحسین حاصل کیا ہے مگر چونکہ خاکسار دربار رضویت اور دامن اعلیٰحضرت سے وابستہ ہے اس لئے اردو ادب کے یہ گلہائے شگفتہ نذرانۂ عقیدت کے طور پر ہدیۂ ناظرین کر رہا ہوں۔

قارئین کرام سے مخلصانہ گذارش ہے کہ وہ اس مختصر سوانح حیات کا غور و فکر اور سنجیدگی اور متانت سے مطالعہ کریں اور اپنے وقت کے جید عالم مفتی اسلام فقیہ اعظم عالم ربانی مجدد اسلام حافظ حاجی ادیب مفکر مجاہد مدبر فلاسفر مناظر شاعر اہل علم اہل قلم اہل نظر سخن فہم سخن شناس نکتہ رس ادب نواز ماہر فلکیات ماہر نفسیات ماہر جمادات ماہر نباتات اور ریاضی دان سائنس داں جغرافیہ داں علامہ دھر امام اہل سنت عظیم البرکت مولانا شاہ احمد رضا فاضل بریلوی کی عظیم شخصیت کا اندازہ لگائیں کہ مسلمانوں کا یہ پیشوا کس شان اور عظمت کا مالک تھا۔ میر تقی میر نے کہا ہے۔

مت سہل جانو پھرتا ہے فلک برسوں ★ تب خاک کے پردے سے انسان نکلتے ہیں

الحمدللہ ۱۴ رجون ۱۸۵۶ء کو بریلی شریف کی سرزمین پر ایک علم اور فضل کا آفتاب طلوع ہوا جسکے حسن کی ضیا بار کرنوں نے علماء عرب و عجم کو فیضیاب کیا ہے جس کو اعلیٰحضرت فاضل بریلوی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

اور آپ نے چار برس کی عمر میں قرآن پاک کا ناظرہ ختم فرمایا ۱۸۶۲ء میں قوم سے پہلا خطاب فرمایا ۱۸۶۹ء میں دستار فضیلت اور فتویٰ نویسی کا آغاز ۱۸۷۸ء میں پہلا حج بیت اللہ شریف دوسرا حج ۱۹۰۵ء میں ادا کیا۔ اسی دوسرے حج کے دوران ۸ گھنٹے کی قلیل مدت میں شدید بخار کی حالت میں " الدولۃ المکیہ" تصنیف فرمائی جسے دیکھکر علماء عرب پکار اٹھے یا سلطان العلماء المحققین یعنی علماء محققین کے بادشاہ اور کسی نے ارشد العباد (یعنی بندوں میں سب سے زیادہ ہدایت یافتہ کے لقب سے نوازا تو کسی نے یوں مخاطب فرمایا کہ یاکشاف المشکلات العلوم فی الباطن وظاہر (یعنی اے علوم کے ظاہر اور باطن کی مشکلات کو کھولنے والے) اور اپنا امام اور اپنا پیشوا تسلیم کیا۔ آپ کی عربی زبان کو ملاحظہ فرما کر علماء عرب نے بے ساختہ فرمایا کہ ہندی ہو کر اتنی عمدہ عربی اللہ اکبر۔

۱۹۱۱ء میں قرآن پاک کا عشق و ایمان سے بھرپور ترجمہ کنزالایمان (ایمان کا خزانہ) فرمایا اور جس کی اردو زبان قلب و جگر کو مسخر کرلیتی ہے اور رسول اعظم سیدنا صلی اللہ علیہ وسلم کی عقیدت اور محبت سے سرشار سے کردیتی ہے۔ ۱۹۲۱ء میں اس مجاہد دوراں نے اس دنیا سے پردہ، فرمایا اور بریلی شریف میں مدفون ہوئے اور ۱۸۵۶ء سے لے کر ۱۹۲۱ء تک یعنی ۶۵ سال کی قلیل مدت میں اس عالم ربانی اور مجاہد اسلام نے تقریباً پچاس علوم اور فنون پر ایک ہزار کے قریب کتابیں اور رسائل تصنیف فرمائے۔

ان کتابوں میں بارہ ہزار صفحات پر مشتمل فتاویٰ رضویہ آج بھی علم وفضل کا خزانہ لٹا رہا ہے اور حدائق بخشش کا مختصر نعتیہ دیوان آج بھی اہل ادب اور اہل نظر سے داد اور تحسین کا خراج وصول کر رہا ہے. نگاہ تجسس کے لئے صرف ایک نعتیہ دیوان ہی نہیں بلکہ سیکڑوں آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ کا ترجمہ بھی۔ عروس سخن کے مکھڑے پر چار چاند لگا دیئے ہیں اور باشعور دماغوں کو اور عقیدت اور محبت سے بھرے ہوئے دلوں کو عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خزانہ دیا ہے ہر شعر میں آپ کو ادب اور فصاحت اور عظمت و لطافت اور جاذبیت اور پاکیزگی کا ایسا حسن ادبی حیات کی ایسی دلکشی ملے گی کہ آپ یہ فیصلہ نہیں کر پائیں گے کہ کس شعر کو کس شعر پر ترجیح دی جائے اسی لئے تو داغ دہلوی جو آپکے ہمعصر تھے۔

ایک نعت پڑھکر جھوم گئے اور فرمایا کہ ایک عالم دین کے اتنے عمدہ اشعار اور ڈاکٹر اقبال نے آپکے فتاویٰ کو ملاحظہ فرما کر کہا کہ انکی طبیعت میں شدت زیادہ تھی اگر یہ درمیان میں نہ ہوتی تو حضرت مولانا احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ گویا اپنے دور کے امام اعظم تھے۔

مولانا مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ مولانا احمد رضا صاحب کے علم اور فضل کا میرے دل میں بڑا احترام اور فی الواقع وہ علوم دینی پر بڑی نظر رکھتے تھے اور ان کی اس فضیلت کا اعتراف ان لوگوں کو بھی ہے جو ان سے اختلاف رکھتے ہیں۔

مولانا اشرف علی تھانوی نے کہا کہ میرے دل میں احمد رضا کے لئے بے حد احترام ہے اور وہ ہمیں کافر کہتا ہے لیکن عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بناء پر کہتا ہے کسی اور غرض سے تو نہیں۔ ایک منظم اور ایک محرک انقلابی جماعت کا جو عظیم کام تھا اسکو مجدد وقت عالم ربانی اعلیٰ حضرت نے تن تنہا انجام دیکر یہ ثابت کر دیا کہ ؏ ملک سخن کی شاہی تمکو رضا مسلّم * جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

خادم خاکسار احمد حسین قادری۔ کسٹم ایکسائز انسپکٹر۔ بمبئے ۱۱ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ حبیبہ الذی اصطفیٰ

آیاتِ کائنات قرآن کی روشنی میں !

مندرجہ بالا عنوان کے تحت بڑے سائز پر دو پوسٹر آل انڈیا سنی تبلیغی جماعت کے زیر اہتمام ، شائع ہو چکے ہیں جسے رفقائے جماعت کے علاوہ سنی عوام و خواص نے بہت پسند کیا ابھی اس کی کئی قسطیں باقی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ تدریجاً اسکی اشاعت ہوتی رہے گی ۔ مری خود بھی خواہش تھی مگر مرے دل کی بات برادرم جناب احمد حسین قادری کی زبان پر آگئی جو خود بھی صاحب علم و صاحب ذوق ہیں وہ یہ کہ ایسا کیوں نہ ہو اس پوسٹر کو کتابچہ کی شکل میں شائع کیا جائے اس سلسلہ میں انھوں نے جماعت کے اہل خیر محترم جناب ناصر احمد صاحب صدیقی اور جناب محمد اقبال صاحب سے رابطہ پیدا کر کے اسکی کتابت بھی کرائی تھی ۔ مگر کاپی کا پریس جانا مری اجازت پر موقوف تھا چنانچہ قادری صاحب نے اپنی خواہش کا اظہار کیا اور میں نے یہ کہتے ہوئے بطیب خاطر اجازت دی کہ "در کار خیر حاجت استخارہ نیست" اگر قادری صاحب جیسے سرگرم عمل چند حضرات اور مل جائیں تو جماعت کو چار چاند لگ جائے .

پوسٹر کی اشاعت کا داعیہ یہ تھا کہ بہت سے لوگ سید عالم روحی فداہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اردو کی غیر معتبر و غیر مستند کتابوں میں دیکھتے تھے جس سے وہ گمراہ ہو جاتے تھے خیال آیا کہ عوام کی خاطر آیات قرآنی ، احادیث نبویؐ اور احوال اسلاف کو پوسٹر و کتابچے کے ذریعہ منظر عام پر لایا جائے خدا سلامت رکھے مکرمی حاجی رحمت اللہ قادری کو جن کے تعاون سے پوسٹر شائع ہوا اور قابل ذکر ہیں عزیز گرامی مولانا محمود عالم رشیدی خطیب جامع مسجد شیواجی نگر گوونڈی جنکے توسط سے

یہ کام ہوا اب میں مبارکباد دیتا ہوں برادرم جناب احمد حسین صاحب قادری جنکی نیک و بلند تمنّاؤں کے سہارے کرلا کٹ بٹ منڈل کے نجّار کے تعاون سے اب وہ پوسٹر کتابچہ کی شکل میں شائع ہو رہا ہے۔ خدائے قدیر جمیع معاونین کو شاد و آباد رکھے تجارت میں برکت عطا فرمائے (آمین) اور زیر مطالعہ کتابچے کو رشد و ہدایت کا ذریعہ بنائے (آمین) سنی تبلیغی جماعت زندہ و تابندہ باد"

مشتاق احمد نظامی

۱۱ر شوال المکرم ۱۴۰۲ھ

پیش لفظ

نحمدہٗ ونصلی علی حبیبہ الکریم

سنی تبلیغی جماعت وقت کی ایک ایسی اہم ضرورت ہے جسے سنی مسلمانوں کو مرکز توجہ بنانا چاہیئے تقریری پروگرام کے تحت ملک کا دورہ مرے مقدر کا لکھا ہے میں جہاں کہیں گیا ایک ایسی جماعت کی ضرورت محسوس کرتا رہا جو تبلیغی جماعت کے زہر کے مقابل تریاق کا کام کر سکے چنانچہ برسوں ماہنامہ پاسبان کے ذریعہ سنی عوام وخواص کو متوجہ کرتا رہا مری خواہش تھی جماعت کا کوئی مرد درویش اس بوجھ کو اپنے کاندھے پر اٹھالے اور اس کے پیچھے پیچھے میں بھی اس کا شریک سفر بن جاؤں مگر خاطر خواہ نتائج برآمد ہونے کی صورت میں چار وناچار میں نے ہی اپنا ضعف وناتواں کاندھا پیش کر دیا۔

خدا کا شکر ہے آواز صد البحر انہ ثابت ہوئی اور ملک کے اکثر حصوں کی پذیرائی نے قوت ارادی اور قوت عمل دونوں کو تقویت بخشی، بھیونڈی، راجستھان، باسنی، ناگور شریف، کرناٹک، کاٹھیا واڑ، وغیرہ میں باضابطہ ہونے لگا۔ میں شکر گذار ہوں اراکین سنی جامع مسجد ٹاٹا دیو نار گوونڈی "ممبئی" کا جنھوں نے ایک کمرہ سنی تبلیغی جماعت کے آفس اور ایک کمرہ آفس انچارج کیلئے وقف کر کے ہمارا دل جیت لیا اور پوری دنیئے سنیت کیلئے ایک مثال قائم کر دی انشاء اللہ تعالیٰ ماہنامہ پاسبان جو آل انڈیا سنی تبلیغی جماعت کا آرگن ہے وہ قریب دنوں میں سنی جامع مسجد ٹاٹا دیو نار گوونڈی آفس سے اُفق صحافت پر طلوع ہوگا۔ جو سنی عوام وخواص کے خوابوں کی تعبیر اور مذہب اہلسنت ومسلک رضویت کا ترجمان ہوگا۔ اس خبر سے آپ کو دلی مسرت ہوگی کہ "مدینہ مسجد موسیٰ قلعدار کمپاؤنڈ بھائیکلہ کی تعمیر کمیٹی نے ایک کمرہ سنی تبلیغی جماعت کے لئے منظور کیا ہے جو ابھی زیر تعمیر ہے۔

مدینہ مسجد کی زیر تعمیر کمرہ میں انشاء اللہ تعالیٰ سنی تبلیغی جماعت کے زیر اہتمام ادارہ شرعیہ کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ تاکہ سنی عوام کے علاوہ اپنے علماء وائمہ مساجد ادارہ شرعیہ کے نقلی اور اس کے کتب خانے سے فاعدہ اٹھا سکیں جس کی شدّت سے ضرورت محسوس کی جاتی ہے میں مدینہ مسجد کی تعمیر کمیٹی کے اراکین بالخصوص علمبردار اہلسنّت جناب محسن خان صاحب ابراہیم قلعدار صاحب، عنایت احمد صاحب محمد داؤد رضوی کو ہدیہ تبریک و تہنیت پیش کرتا ہوں جنھوں نے جماعتی ضرورت کو محسوس کیا اور مرے کسی اشارے کے بغیر انھوں نے ایک ایسی پیش قدمی کی جسے سنّی دنیا ہمیشہ یاد رکھے گی۔ میں جس طرح ان تمام چیزوں کو سنی تبلیغی جماعت کے حق میں فال نیک تصوّر کرتا ہوں۔ بس ایسے ہی جناب ناصر احمد صاحب صدیقی اکزیکوٹیو مجسٹریٹ کرلا کی اس پیش رفت کو بھی ایک ایسا نشان میں تصوّر کرتا ہوں کہ جماعت کے دوسرے اہل ثروت و مخیر حضرات بھی اسی راہ کو اپنے حق میں سعادت ونجات کی راہ قرار دیں گے۔

خدا رقدیر سنّی تبلیغی جماعت کو قبول کرنے کے لئے سنی مسلمانوں کے دلوں کا دروازہ کھول دے میں رخصت ہوتے ہوتے اپنے بھائی جناب احمد حسین صاحب قادری کو پھر مبارک باد دیتا ہوں کہ یہ جو کچھ بھی ہے انھیں کی مساعی جمیعہ کا نتیجہ ہے اگر قادری صاحب جیسے کچھ مرد قلندر ہمیں اور مل گئے تو انشاء اللہ تعالے سنّی تبلیغی جماعت بہت جلد اپنا صحیح مقام حاصل کرلے گی رربّ کریم جناب ناصر احمد صاحب صدیقی، محمد اقبال صاحب، درگاہی سیٹھ، کلام اللہ سیٹھ، کرم اللہ سیٹھ، کو آسیب روزگار سے محفوظ رکھے۔ اور غریب نواز کی برکتوں سے مالا مال فرمائے (آمین) سیّد المرسلین، صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم

★ مشتاق احمد نظامی خادم سُنّی تبلیغی جماعت ★

آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی روشنی میں

(۱) عقیدہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور خلق کے ہادی ہیں آپ کا دین اسلام سچا ہے اور تمام دینوں پر غالب و رسارے مذاہب کا ناسخ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود آپ کی رسالت کی گواہی قرآن کریم میں دی۔ آیت۔ هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ۝ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

ترجمہ:۔ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اور اللہ کافی گواہ محمد اللہ کے رسول ہیں خلاصہ تفسیر جلالین میں کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا کی تفسیر یوں ہے اَنَّكَ مُرْسَلٌ بِمَا ذُكِرَ یعنی اللہ کافی ہے گواہ ان تمام امور کا جو اس آیت میں مذکور ہیں یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بھیجے ہوئے رسول ہادی ہیں آپ کا دین سچا ہے اور تمام دینوں پر غالب ہے

(۲) **عقیدہ اللہ تعالےٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نور بنا کر بھیجا** آیت:۔ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ۝ ترجمہ۔ بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب خلاصہ تفسیر مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ کی تفسیر جلالین میں یوں ہے هُوَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہی اللہ کی طرف سے نور ہیں ۝

(۳) **عقیدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سراپا معجزہ ہیں** آیت:۔ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ترجمہ بیشک تمہارے پاس

اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی۔ خلاصہ تفسیر۔ واضح دلیل سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں جن کی سچائی پر آپکی بے شمار معجزات دلیل ہیں جیسا کہ تفسیر جلالین میں ہے وھو النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ سے مراد حضور ہی کی ذات ہے۔

(۴) عقیدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالے نے سارے جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور ساری کائنات میں افضل و اشرف ہیں۔ آیت:۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ترجمہ اور ہم نے تمہیں سارا جہاں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا خلاصہ تفسیر آیت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلقاً سارے جہانوں کے لئے رحمت کہا گیا ہے" ملک انس و جاں و مومنین کافرین سبھوں کے لئے حضور رحمت ہیں اور آپ کی رحمت عام جامع کامل و شامل ہے۔ تمام اجسام اور ارواح کو تمام ذوی العقول وغیرہ ذوی العقول کو اور جو ذات کہ تمام عالمین کے لئے رحمت ہو ضروری اور لازم ہے کہ وہ تمام عالمین میں افضل و اشرف ہو۔

(۵) عقیدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں آپ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں آیت۔ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (پ ۲۲ ع ۲) ترجمہ:۔ ہاں اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں میں پچھلے۔ خلاصہ تفسیر نبوت آپ پر ختم ہو گئی آپ کی نبوت کے بعد شریعت کسی کو نبوت نہیں مل سکتی حتی کہ کی جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اگرچہ نبوت پا چکے ہیں مگر نزول کے بعد شریعت محمدیہ پر عامل ہوں گے اور اسی طرح شریعت پر حکم کریں گے اور آپ ہی قبلہ یعنی کعبہ معظمہ کی طرف نماز پڑھیں گے حضور کا آخر الانبیاء ہونا قطعی ہے جو حضور کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے وہ ختم نبوت کا منکر اور کافر خارج از اسلام ہے۔

(۶) عقیدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفارش فرما دیں تو بارگاہ رب العزت میں بندہ کی معافی قبول ہے۔ آیت۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا۝

ترجمہ:۔ اور اگر جب وہ اپنی جانوں پہ ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفارش فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنیوالا مہربان پائیں خلاصہ تفسیر اس سے معلوم ہوا کہ بارگاہ الٰہی میں رسول اللہ کا وسیلہ اور آپ کی شفاعت کار برآری کا ذریعہ ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف کے بعد ایک اعرابی اقدس پر ہوا اور روضہ شریفہ کی خاک پاک اپنے سر ڈالی اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ جو آپ نے فرمایا ہم نے سنا اور جو آپ پر نازل ہوا اس میں یہ آیت بھی ہے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا میں نے بیشک اپنی جان پر ظلم کیا اور میں آپ کے حضور میں اللہ سے اپنے گناہ کی بخشش چاہنے حاضر ہوا تو میرے رب سے گناہ کی بخشش کرائیے اس پر قبر شریف سے ندا آئی کہ تیری بخشش کی گئی۔ مسئلہ قبر پہ جانا حاجت کیلئے جانا بھی جاؤک میں داخل ہے اور خیر القرون کا معمول مسئلہ اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض حاجت کے لئے اس کے مقبولوں کو وسیلہ بنانا ذریعہ کامیابی ہے مسئلہ بعد وفات مقبولان حق کو یا کے ساتھ ندا کرنا جائز ہے مسئلہ مقبولان حق مدد فرماتے ہیں۔ اور ان کی دعا سے حاجت روائی ہوئی ہے۔

(۷) عقیدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم غیب کی بات بتانے میں بخیل نہیں ہیں آیت وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ (پ۳۰ ع۶) ترجمہ۔ اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں خلاصہ تفسیر اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کائنات کے علوم عطا فرمائے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کسی بھی غیب بتانے میں چاہے وحی ہو یا آسمانی خبریں بخیل نہیں

(۸) عقیدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ماکان وما یکون کے جاننے والے ہیں۔ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا۝ (پ۵ ع۱۴)

اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔ خلاصۂ تفسیر اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کائنات کے علوم عطا فرمائے اور کتاب و حکمت کے اسرار و حقائق پر مطلع کیا یہ مسئلہ قرآن کریم کی بہت سی آیات اور احادیث کثیرہ سے ثابت ہے۔

(۹) عقیدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر مومن کے اسکی جان سے زیادہ مالک ہیں اور انکی ازواج مطہرات امت کی مائیں ہیں آیت:۔ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ ترجمہ:۔ یہ نبی مسلمانوں کا انکی جان سے زیادہ مالک ہے اور اسکی بی بیاں انکی مائیں ہیں خلاصۂ تفسیر تمام مومنین پر نبی کا حکم نافذ اور ان کی طاعت واجب اور نبی کے حکم کے مقابل اپنی نفس کی خواہش کو ترک کر دینا ضروری ہے چونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ لطف و کرم رحمت و رافت فرماتے ہیں اور باپ سے زیادہ شفقت کرتے ہیں اسلئے انکی بی بیاں مومنین کی مائیں ہیں اور انکی تعظیم و احترام اور حرمت نکاح اسی طرح ہے جسطرح ماں کی

(۱۰) حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں اور انکی تعظیم و توقیر ہر مسلمان پر واجب ہے آیات
اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۭ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝
ترجمہ:۔ بیشک ہمنے تمھیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگوں تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔ خلاصۂ تفسیر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر امت کے احوال و اعمال منکشف ہیں اور روز قیامت گواہی دیں گے

(۱۱) عقیدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی سارے اعمال کو اکارت کر دیتی ہے۔ آیت:۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ،

وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ترجمہ۔ اے ایمان والو راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے

خلاصہ تفسیر آیت میں لفظ راعنا کہنے کو مسلمانوں کو ممانعت کیگئی ہے اور اُنْظُرْنَا کہنے کا حکم دیا گیا۔ صحابہ سرکار سے وعظ کے دوران راعنا عرض کرتے تھے جس کا لغوی معنی ہے"ہمارے حال کی رعایت فرمائے مگر یہود کی لغت میں یہ لفظ بے ادبی کا معنیٰ رکھتا تھا۔ اسلئے مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ تم راعنا نہ کہو بلکہ اُنْظُرْنَا عرض کرو، اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی تعظیم و توقیر اور انکی جناب میں کلمات ادب عرض کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ادب کا شائبہ بھی بیہودہ زبان پر لانا ممنوع ہے لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ میں اشارہ ہے کہ انبیاء علیہم السّلام کی جناب میں بے ادبی کفر ہے۔

(۱۲) عقیدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ادنیٰ گستاخی کفر ہے۔ آیت

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ کَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ ترجمہ:۔ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر خلاصہ تفسیر غزوۂ تبوک میں جاتے ہوئے بعض منافقین حضور کی نسبت تمسخر سے کہتے تھے کہ ان کا خیال ہے کہ یہ روم پر غالب آجائیں گے کتنا بعید خیال ہے اور بعض منافقین ان باتوں پر ہنستے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں طلب فرما کر دریافت کیا انہوں نے کہا کہ ہم راستہ کاٹنے کیلئے ہنسی کھیل کے طور پر دل لگی کی باتیں کر رہے تھے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ثابت ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کفر ہے۔

(۱۳) عقیدہ حضور پر نور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی بجا آوری کے لئے ہر مومن کو ہر دم کمربستہ رہنا چاہیئے آیت۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ

لِمَا يُحْيِيْكُمْ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ

(پ ۹ ع ۱۶) ترجمہ:۔ اے ایمان والوں اللہ اور رسول کے بلانے پر حضور ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی اور جان لو کہ اللہ کا حکم آدمی اور اس کے دلی ارادوں میں حائل ہو جاتا ہے اور یہ کہ تمہیں اس کی طرف اٹھنا ہے۔ خلاصہ تفسیر آیت سے معلوم ہوا کہ حضور کا بلانا اللہ کا بلانا ہے اسلئے اُمتی نماز میں ہو اور رسول بلائیں تو اسی حال میں حضور فرمودہ پر عمل کرنا فرض ہے اور اس دوران میں وہ نماز ہی میں رہے گا اور بعد تعمیل ارشاد بقیہ نماز پوری کرے گا۔

(۱۴) عقیدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت بعینہٖ اللہ تعالیٰ سے بیعت ہے۔ آیت۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ (۲۶ پ ع۹) ترجمہ:۔ وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں انکے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے خلاصہ تفسیر سید عالم (تدارک) صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عہد و پیماں کرنا بغیر کسی فرق کے، اللہ تعالیٰ کے ساتھ عہد و پیماں کرتا ہے سبحان اللہ کیا خوب رتبہ ہے سرکار کا کہ حضور سے بیعت اللہ ہی سے بیعت ہے جیسا کہ حضور کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے ظاہر میں تو مصطفٰے کا ہاتھ صحابہ کے ہاتھوں پر ہے لیکن حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا دست قدرت ہے جو اسکی شان کے لائق ہے۔

(۱۵) عقیدہ اللہ تعالیٰ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا منظور ہے۔ آیت:۔ قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ ج فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (پ ۲ ع ۱) ترجمہ:۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ہم ضرور تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے۔ ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف خلاصہ تفسیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کی طرف نماز پڑھتے تھے ہجرت کے بعد بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے کا حکم

ہوا، تقریباً سترہ مہینے اس طرف نماز پڑھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کا قبلہ بنایا جانا پسند خاطر تھا اور حضور اس امید میں آسمان کی طرف نظر فرماتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی آپ نماز ہی میں کعبہ کی طرف پھر گئے۔ مسلمانوں نے بھی آپ کے ساتھ اسی طرف رخ کیا اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو آپ کی رضا منظور ہے اور آپ ہی کی خاطر کعبہ کو قبلہ بنایا گیا۔

(۱۶) عقیدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض فعل کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فعل فرمایا آیت وَمَا رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ترجمہ:۔ اور اے محبوب جو تمنے پھینکی تمنے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی خلاصۂ تفسیر مدارک میں ہے کہ حضور کا خاک پھینکنا حقیقت میں اللہ ہی کا پھینکنا تھا۔ جبھی تو اس نے مافوق العادۃ اثر کیا۔

(۱۷) عقیدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا واجب ہے اور درود بھیجنے میں خود اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ ہے اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ ترجمہ بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی پر) اے ایمان والوں پر درود اور خوب سلام بھیجو خلاصۂ تفسیر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا واجب ہے ہر ایک مجلس میں آپ کا ذکر کرنیوالے پر بھی اور سننے والے پر بھی ایک مرتبہ اور اس سے زیادہ مستحب ہے اور یہی قول معتمد ہے۔

اور اسی پر جمہور ہیں اور نماز کے قعدۂ اخیر میں بعد تشہد کے درود شریف پڑھنا سنت ہے اور آپ کے تابع کرکے آپ کے آل و اصحاب و دوسرے مومنین پر بھی درود بھیجا جاسکتا ہے۔

(۱۸) عقیدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سفر معراج جسم اور روح دونوں کے ساتھ ہوا ہے۔

آیت ۔ سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ط اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝ ترجمہ :۔ پاکی ہے اُسے جو اپنے بندہ کو راتوں رات لیگیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جسکے ارگرد ہمنے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بیشک وہ سنتا اور دیکھتا ہے خلاصۂ تفسیر مکّہ مکرّمہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بیت المقدّس تک شب کے چھوٹے حصّہ میں تشریف لیجانا تو اسی آیت کریمہ سے ثابت ہے اس کا منکر کافر ہے ۔ اور آسمانوں کی سیر اور منازل قرب میں پہونچنا احادیث صحیحہ معتمدہ مشہورہ سے ثابت ہے ۔

جو حدّ تواتر کے قریب پہنچ گئی ہیں اس کا منکر گمراہ ہے معراج شریف بحالت بیداری جسم و روح دونوں کے ساتھ واقع ہوئی یہی جمہور اہل اسلام کا عقیدہ ہے جلیل القدر صحابۂ کرام اسی کے معتقد ہیں اور آیات واحادیث سے یہی مستفاد ہوتا ہے ۔

ڈھوکے ہیں نہ آجائے کہیں فکرو آگہی
آقائے کائنات لباس بشر میں تھے

از: علامہ مشتاق احمد نظامی خطیب مشرق الہ آبادی

(۱۹) عقیدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی عطاو بخشش سے دوسرے کو غنی بنا دیتے ہیں

آیت:۔ وَمَا نَقَمُوْا اِلَّا اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ (پ۱۰)

ترجمہ:۔ اور انہیں کیا برا لگا کہ اللہ اور رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا۔ خلاصۂ تفسیر اس آیت سے معلوم ہوا کہ غنی کر دینے کی نسبت جسطرح اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے اسی طرح رسول کی طرف کیگئی ہے۔

(۲۰) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی و خوش رکھنا شرط ایمان ہے۔ آیت۔

وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ (پ۱۰)

ترجمہ:۔ اور اللہ و رسول کا حق زائد تھا کہ اُسے راضی کرتے اگر ایمان رکھتے تھے۔ خلاصۂ تفسیر منافقین اپنی مجلسوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کرتے تھے اور اپنی بریت ثابت کرتے اور مسلمانوں کو راضی کرنے کے لئے جھوٹی قسمیں کھاتے تھے انہیں فرمایا گیا کہ زیادہ اہم اللہ اور اس کے رسول کو راضی کرنا تھا، اگر ایمان رکھتے تھے تو ایسی حرکتیں کیوں کیں جو خدا اور رسول کی ناراضگی کا سبب ہوں۔

(۲۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر دنیا و آخرت میں بلند ہے۔ آیت۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ○ (پ۳۰ ع۱۵) ترجمہ:۔ اور ہمنے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند

کر دیا۔ خلاصۂ تفسیر حضور کا ذکر کلمہ شہادت اذانِ تکبیر نماز و خطبہ میں ہر جگہ اور ہمہ وقت آپکا ذکر فرش سے عرش تک بلند ہی بلند ہے۔ انبیاء کرام علیہم السّلام نے آپکا ذکر اپنی امتوں میں کیا کتب اوّلین میں آپ کا ذکر قرآن کریم میں جابجا آپکا ذکر سبحان اللہ کیا ذکر کی بلندی ہے ؎

خسرو عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا۔

(۲۲) عقیدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ ہر ساعت بلند ہو رہا ہے۔ آیت وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى (پ ۳۰، ع) ترجمہ:۔ بیشک پچھلی تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے۔ خلاصۂ تفسیر یعنی آخرت دنیا سے بہتر کیوں کہ وہاں مقام محمود و حوض مورود و خیر موعود شفاعتِ عظمٰی بے شمار عزتیں اور کرامتیں ہیں جو بیان میں نہیں آتیں اور مفسرین نے یہ معنی بھی بیان فرمایا ہے کہ آنے والے احوال آپ کیلئے گذشتہ سے بہتر و برتر ہیں گویا حق تعالٰی کا وعدہ ہے کہ روز بروز آپکے درجے بلند کریگا اور عزت پر عزت اور منصب پر منصب زیادہ فرمائے گا اور ساعت بہ ساعت آپکے مراتب ترقیوں میں رہیں گے۔

(۲۳) عقیدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم شفاعت فرما کر گنہگاران اُمت کو جہنم سے نکلوا دیں گے۔ آیت:۔ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى (پ ۳۰، ع) ترجمہ اور بیشک قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب اتنا دیگا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔ خلاصۂ تفسیر مسلم شریف کی حدیث میں ہے نبی کریم علیہ الصّلوٰة والتسلیم نے دونوں دست مبارک اٹھا کر امت کے حق میں رو رو کر دعا فرمائی اور عرض کرے، اَللّٰھُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ اللہ تعالٰی نے جبریل کو حکم دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں جا کر دریافت کرو رونے کا سبب کیا ہے؟ باوجودیکہ اللہ تعالٰی دانا ہے۔ جبریل نے حسب حکم حاضر ہو کر دریافت کیا۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے

انھیں تمام حال بتایا اور غم امت کا اظہار فرمایا جبریل نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ تیرے حبیبؐ فرماتے ہیں باوجودیکہ وہ خوب جاننے والا ہے اللہ تعالیٰ نے جبریل کو حکم دیا کہ جاؤ میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو کہ ہم آپ کو آپکی امت کے بارے میں عنقریب راضی کریں گے اور آپکو گراں خاطر نہ ہونے دیں گے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب آیت نازل ہوئی۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک میرا ایک امتی دوزخ میں رہے گا میں راضی نہ ہوں گا۔ آیت کریمہ صاف صاف بتا رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ وہی کریگا جسمیں رسول راضی ہوں اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا اسی میں ہے کہ سب گنہگاران امت بخشدیئے جائیں ہذا احادیث اور آیات کریمہ سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت گنہگاروں کیلئے مقبول بارگاہ رب العزت ہے۔

(۲۴) عقیدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا اسی میں ہے کہ سب گنہگاران امت بخشدیئے جائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود گرامی کافروں کے لئے بھی دنیا میں عذاب الٰہی سے رکاوٹ ہے۔ آیت مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ترجمہ اور اللہ کا کام نہیں کہ انھیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم انمیں تشریف فرما ہو خلاصہ تفسیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود تمام جہانوں کیلئے بلا تخصیص رحمت ہے۔ رحمت کا تقاضہ ہے کہ سرکار کی موجودگی میں، کافروں پر بھی عام دنیاوی عذاب نہ آئے

(۲۵) عقیدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مبارک کی قسم اللہ تعالیٰ نے یاد فرمائی آیت لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ (پ ۳۰ ع ۱۴) ترجمہ۔ مجھے اس شہر کی قسم کی اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو خلاصہ تفسیر اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ عظمت کہ مکہ معظمہ کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رونق افروزی کی بدولت حاصل ہوئی

کھائی قرآں نے خاکِ گذر کی قسم ★ اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

(۲۶) عقیدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت کی محبت ہر امتی کے لئے ضروری ہے آیت۔

قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی (پ ٢٥) ترجمہ: تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت. خلاصۂ تفسیر حضرت سعید ابن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قرابت والوں سے مراد حضور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پاک ہے (بخاری)

(٢٧) عقیدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر امر و نہی کی اطاعت ہر مسلمان پر اتنی ہی ضروری ہے جتنی اللہ تعالیٰ کے امر و نہی کی اطاعت ضروری ہے. آیت: وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَہٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَہُوْا (پ ٢٨) اور جو کچھ رسول تمہیں عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو. خلاصۂ تفسیر، نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تمہیں جو حکم دیں اسکا اتباع کرو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہر امر میں واجب ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ترک کرو اور انکے تعمیل ارشاد میں سستی نہ کرو آیت صاف بتا رہی ہے کہ جس طرح اللہ کی اطاعت فرض ہے اسی طرح رسول کی اطاعت بھی فرض ہے

(٢٨) عقیدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے آیت. مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ (پ ٥ ع) جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا. خلاصۂ تفسیر، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے میری اطاعت کی اسنے اللہ کی اطاعت کی اور جسنے مجھسے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی.

اس پر منافقین نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے ہیں کہ ہم انہیں رب مان لیں جیساکہ نصاریٰ نے عیسیٰ ابن مریم کو رب مانا. اس پر اللہ تعالیٰ نے منافقین کے رد میں یہ آیت نازل فرماکر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کی تصدیق فرمادی کہ بیشک رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے.

(٢٩) عقیدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مطاع حاکم آمر و ناہی ہیں. آیت:

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (پ ۵ ع ۶) ترجمہ:۔ ہمنے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اسلئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کیجئے خلاصۂ تفسیر، جبکہ رسول کا بھیجنا ہی اسلئے ہے کہ وہ مطاع بنائے جائیں اور انکی اطاعت فرض ہو تو جو ان کے حکم سے راضی نہ ہو اس نے رسالت کو تسلیم نہیں کیا وہ کافر خارج از اسلام ہے۔

(۳۰) عقیدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور افعال بھی قرآن کی طرح دین کی حجت ہیں۔

آیات:۔ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ترجمہ:۔ اور اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ترجمہ:۔ اور اے (نبی کی بی بیو) یاد کرو جو تمہاری گھروں میں پڑھی جاتی ہے اللہ کی آیتیں اور حکمت خلاصۂ تفسیر تمام انبیاء کرام علیہم السلام دین کے امام و پیشوا ہیں ان پر وحی نازل ہوتی ہے وہ نیکیوں کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں اور ہمارے سرکار تو سید الانبیاء ہیں، صلی اللہ علیہ وسلم

(۳۱) عقیدہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے سے انحراف صرف منافق کرتا ہے آیت۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ ترجمہ تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں، پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں خلاصۂ تفسیر آیت کے معنی یہ ہیں کہ جبتک آپکے فیصلہ اور حکم کو صدق و دل سے نہ مان لیں مسلمان نہیں ہو سکتے اور جو اس فیصلہ سے انحراف کرے وہ یقیناً منافق ہے۔

(۳۲) عقیدہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ناطق ہے۔ آیت۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ (پ ۲۲) ترجمہ:۔ اور نہ کسی مسلمان مرد اور نہ کسی مسلمان عورت کو حق پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ فرما دیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار ہے خلاصۂ تفسیر آیت اس سے چند مسئلہ معلوم ہوئے ۱ معلوم کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی طاعت ہر امر میں واجب ہے ۲ معلوم ہوا کہ حضور کے مقابلہ میں کوئی اپنے نفس کا خود مختار نہیں ۳ یہ بھی معلوم کہ امر الٰہی کی طرح امر نبوی بھی واجب العمل ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کامیابی کی ضمانت ہے۔ آیت:۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ترجمہ (پ ۲۲ ع ۵) اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی۔

(۳۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کھلی ہوئی گمراہی ہے۔ آیت۔

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا۔ ترجمہ:۔ اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بیشک صریح گمراہی میں بہکا۔

(۳۴) عقیدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کے شارح ہیں تشریح نبوی کی روشنی میں ہی قرآن کے معنی سمجھے جا سکتے ہیں آیت۔ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ۔ ترجمہ۔ جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں قرآن و حکمت سکھاتا ہے خلاصہ تفسیر ۱ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ سے مراد قرآن کی تلاوت فرمانا ہے اور يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ سے قرآن کے معنی سمجھانا مراد ہے معنی یہ ہیں کہ قرآن پڑھکر سناتے بھی ہیں اور قرآن کے معنی بھی

سمجھاتے ہیں۔

(۲۵) عقیدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر فرمودہ وحی الٰہی ہے۔ آیات۔
وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى۔ ترجمہ اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں جو مگر وحی جو انہیں کیجاتی ہے۔ خلاصۂ تفسیر، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش سے کوئی فرماتے ہی نہیں جو فرماتے ہیں وحی الٰہی ہوتی ہے اور اسمیں حضور کے خلق عظیم اور آپ کے اعلیٰ منزلت کا بیان ہے نفس کا سب سے اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ وہ اپنی خواہشات ترک کرے۔

(۲۶) عقیدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولین اور آخرین حمد کریں گے۔ آیت۔
عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔ ترجمہ۔ قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں خلاصۂ تفسیر، مقام محمود مقام شفاعت ہے کہ اس میں اولیں اور آخریں حضور کی حمد کریں گے۔

(۲۷) عقیدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ادنیٰ گستاخی سارے اعمال کو اکارت کردیتی ہے۔ آیت۔ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ ترجمہ:۔ اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو خلاصہ تفسیر آیت میں ہے کہ اس آیت میں حضور کا اجلال و اکرام وادب واحترام کا حکم دیا گیا کہ ندا کرنے میں ادب کا پورا لحاظ رکھیں جیسے آپس میں ایک دوسرے کو نام لے کر پکارتے ہیں اس طرح نہ پکاریں بلکہ کلمات ادب و تعظیم و توصیف و

تکریم والقاب عظمت کے ساتھ عرض کرو جو عرض کرتا ہو کہ ترکِ ادب سے نیکیوں کے برباد ہونے کا اندیشہ ہے۔ یعنی جب حضور میں کچھ عرض کرو تو آہستہ پست آواز سے عرض کرو یہی دربار رسالت کا ادب واحترام ہے۔

ملنے کا پتہ

احمد حسین قادری 1

النور الومو بائلس۔ آگرہ روڈ۔ کرلا

بمبئی (۷۰)

۲۔ مولنا مولوی قاری عظیم اللہ قادری
ساکن اکولیہا پوسٹ شاہ پور
وایا ڈومریا گنج ضلع بستی یوپی 2
(۲۷۲۱۸۹)

ASGHAR HUSAIN TAYEEB 3
Secretary Jamaatul Muslemin Daruloloom Mehboob Subhani
New Mill Road, Kurla (West)
Bombay 400 070.